ISSN: 1991-7007

# اورینٹل کالج میگزین

## جنوری تا مارچ ۲۰۱۹ء

مدیر اعلیٰ

## پروفیسر ڈاکٹر محمد فخر الحق نوری

جلد: ۹۴
شمارہ: ۱
شمارہ مسلسل
۳۵۱

۲۰۱۹ء/۱۴۴۰ھ

پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور۔ پاکستان

# ہدایات برائے مقالہ نگار

اورینٹل کالج میگزین، پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور (پاکستان) سے شائع ہونے والا سہ ماہی تحقیقی مجلہ ہے۔ یہ مجلہ ۱۹۲۵ء سے بغیر کسی تعطل کے شائع ہو رہا ہے۔ اس میں مشرقی علوم و آداب کے مختلف پہلوؤں کو محیط تحقیقی مقالے شائع ہوتے ہیں۔ یہ میگزین ہائر ایجوکیشن کمیشن آف پاکستان سے منظور شدہ ہے۔ میگزین میں شامل مقالے کو منظوری کے لیے دو ماہرین کے پاس رائے کے لیے بھیجا جاتا ہے اور مقالہ نگار کا نام صیغۂ راز میں رکھا جاتا ہے۔ مقالے کی جانچ سے قبل اس کے معیار کو ادارتی کمیٹی پرکھتی ہے۔ ہر مقالے کو ایک مقامی اور ایک علمی طور پر ترقی یافتہ غیر ملکی ماہر کو جانچ کے لیے بھیجا جاتا ہے۔ مقالہ نگار کو ماہرین کی آرا سے آگاہ کیا جاتا ہے اور اگر ماہرین نے مقالے میں کوئی تبدیلی یا ترمیم تجویز کی ہو تو مقالہ نویس کو ایک مقررہ مدت میں ضروری ترمیم و اضافہ کے ساتھ مقالے کو دوبارہ جمع کرانا ہوتا ہے۔

مقالہ بھیجتے وقت ان امور کا خاص خیال رہے: ا) مقالہ اصلی مواد پر مشتمل ہو یعنی نقل نہ ہو، ب) جن محققین کے کام سے استفادہ کیا گیا ہو، ان کا حوالہ دیا جائے، ج) میگزین کے لیے جمع کرایا جانے والا مقالہ کہیں اور اشاعت کے لیے نہ بھیجا گیا ہو۔ مقالہ نگار کے لیے میگزین کمیٹی کی طرف سے حلفیہ فارم پر کرنا ضروری ہے۔ مقالہ نویس کے لیے ایم ایل اے (MLA) کے جدید مینوئل میں دیے گئے اخلاقی ضابطے کی پابندی لازم ہے۔ ہائر ایجوکیشن کمیشن کی ہدایت کی روشنی میں مقالہ چربہ سازی / نقل سے پاک ہونے کی ضمانت پر ہی شائع ہوگا۔

**مسودے کی تیاری:** ایچ ای سی کی سفارشات کی روشنی میں میگزین کے لیے اردو میں تحریر کردہ مقالے قبول کیے جاتے ہیں۔ مقالہ فونٹ سائز 15 سنگل سپیس مارجن کا حامل ہونا چاہیے۔ ٹائٹل والے صفحے پر مقالہ نویس کا مکمل نام اور ادارے کا پتا نیز ڈاک کا مکمل پتا مع ای میل اور ٹیلی فون نمبر درج ہونا چاہیے۔ مقالہ نویس کا نام اور پتا فقط ٹائٹل پر ہونا چاہیے۔

**تلخیص اور حوالے کا طریق کار:** تلخیص بہ زبان انگریزی 120 تا 150 الفاظ پر مشتمل ہونی چاہیے۔ تلخیص مقالے کا ایک جامع خلاصہ ہوتی ہے نہ کہ فقط مقالے کے نتائج۔ مقالے کے متن اور آخر میں حوالے دینے کے لیے ایم ایل اے (MLA) کے جدید مینوئل میں دیے گئے اصولوں کی پابندی لازم ہے۔

**پتا برائے خط کتابت:** ای میل: (editor_ocm@yahoo.com)، فون: 042-37356515

ڈاک: ایڈیٹر اورینٹل کالج میگزین، پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، علامہ اقبال کیمپس، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# مندرجات


| | | |
|---|---|---|
| اداریہ | مدیر اعلیٰ | 05 |
| 1- گریزاں لمحوں سے برستا حسن: جمیل یوسف کی شاعری پر ایک نظر | زاہد منیر عامر | 07 |
| 2- فیض کی عصری حسیت | گلشن طارق | 17 |
| 3- کلاسیکی اردو غزل کے نمائندہ شعرا اور اقبال کی غزل گوئی | فرزانہ ریاض | 27 |
| 4- مغرب کے شعری نظریے اور بیسویں صدی کا ادب | خالد محمود عطا | 41 |
| 5- مِلّی نغمہ کی جداگانہ صنفی شناخت | انصر عباس | 49 |
| 6- اسلامی ادب کی تحریک اور اردو ڈراما | طلعت رحمٰن | 61 |
| 7- گارسیا مارکیز کے تصورِ اسلوب کے چند زاویے | سیّدہ عطیہ خالد | 69 |
| 8- شمس الرحمٰن فاروقی کے ناول "کئی چاند تھے سرِ آسماں" میں جنس نگاری | محمد شہباز | 77 |
| 9- ذکروفکرِ روزگارِ فقیر | نسیمہ مسعود | 87 |
| 10- اردو کے فروغ میں ماہنامہ ادبی دنیا کا کردار | نصیر احمد/سمیرا اعجاز | 93 |

# اداریہ

**اورینٹل کالج میگزین**۔۲۰۱۹ء کا پہلا شمارہ (جلد۹۴،شمارہ۱،بابت جنوری تا مارچ) پیشِ خدمت ہے۔اس شمارے میں کل دس مقالے شامل ہیں۔

شمارے کا پہلا مقالہ جمیل یوسف کی شاعری کے حوالے سے ہے۔جمیل یوسف کی دلچسپیوں کا ایک میدان شعر بھی ہے۔وہ کئی شعری مجموعوں کے خالق ہیں۔ان کی شاعری جمالیاتی اعتبار سے قابلِ توجہ ہے۔ زاہد منیر عامر نے جمیل یوسف کی شاعری کو موضوعِ تحقیق بنایا ہے۔دوسرا مضمون فیض کی شاعری میں عصری حسیت کے حوالے سے ہے جسے گلشن طارق نے لکھا ہے۔گلشن نے فیض کے کلام کی روشنی میں ان کی عصریت کو نمایاں کیا ہے۔علامہ اقبال نومشقی کے زمانے میں اپنے وقت کے ممتاز شاعر مرزا داغ دہلوی سے خط کتابت کے ذریعے راہنمائی لیتے رہے۔انھوں نے کلاسیکی اردو غزل کو اساتذہ کی پیروی میں شعر بھی کہے۔فرزانہ ریاض نے اپنے مضمون بعنوان 'کلاسیکی اردو غزل کے نمائندہ شعرا اور اقبال کی غزل گوئی' میں اقبال کی غزل گوئی کو اساتذۂ غزل کی روشنی میں دیکھا ہے۔

بیسویں صدی عیسوی اس اعتبار سے اہم ہے کہ اس میں سیاسی و معاشی تحریکوں کے ساتھ ادبی تحریکوں نے بھی جنم لیا۔کہیں شاعری کی تحسین ہوئی تو کہیں اسے ازکار رفتہ قرار دیا گیا۔خالد محمود عطا نے اپنے مضمون میں بیسویں صدی میں شاعری پر ہونے والے اعتراضات اور جوابات کا جائزہ مغرب کے شعری نظریوں کی روشنی میں لیا ہے۔اردو میں ملی نغمہ نگاری کی روایت بہت مستحکم ہے،مگر ابھی تک اسے بالعموم گیت ہی کی ایک ذیلی صورت سمجھا جاتا ہے۔یعنی اس کی جداگانہ صنفی شناخت کو تسلیم نہیں کیا گیا۔انصر عباس نے ملی نغمہ کی جداگانہ صنفی شناخت کے حوالے سے دادِ تحقیق دی ہے۔اسلامی ادب کی تحریک سے وابستہ شاعروں اور ادیبوں نے اردو کی متنوع اصناف میں حصہ لیا۔ڈراما نگاری کے حوالے سے بھی اس تحریک کے پرچاروں نے کام کیا۔اس تحریک سے جڑے ادیبوں نعیم صدیقی،نظر زیدی اور فروغ احمد نے ڈراما نگاری کی۔طلعت رحمٰن نے اسلامی ادب کی تحریک کے اس پہلو کو اپنے مقالے کا موضوع بنایا ہے۔

گیبریل گارسیا مارکیز وہ معاصر مغربی ادیب ہے جس کے دل کش اسلوب نے اسے ادبی دنیا کا محبوب ادیب بنا دیا ہے۔اس نے اپنے ناولوں میں جس اسلوب کو برتا ہے،اسے نقادوں نے جادوئی حقیقت نگاری

کا نام دیا ہے۔سیدہ عطیہ خالد نے گارسیا مارکیز کے تصورِ اسلوب کو موضوعِ تحقیق بنایا ہے۔شمس الرحمٰن فاروقی کے ناول 'کئی چاند تھے سرِ آسماں' نے اپنی اولین اشاعت ہی سے ادب کے سنجیدہ قارئین کی توجہ اپنی طرف مبذول کروالی تھی۔اب تک ناول کی متنوع جہات پر تحقیقی کام ہو چکا ہے۔محمد شہباز نے بھی اپنے مقالے میں فاروقی کے مذکورہ ناول میں جنس نگاری کے پہلو پر روشنی ڈالی ہے۔

علامہ اقبال کے عقیدت مند فقیر سید وحید الدین کو یہ اعزاز حاصل تھا کہ وہ علامہ کی محفلوں اور صحبتوں سے فیضیاب ہوئے۔علامہ کے ساتھ اپنے گزرے وقت اور مشاہدات کو انھوں نے بعد میں اپنی کتاب 'روزگارِ فقیر' میں بیان کردیا۔اس کتاب کے ذریعے علامہ کی زندگی کے وہ گوشے بھی سامنے آگئے ہیں جن تک کسی اور کی نظر نہیں گئی تھی۔نسیمہ مسعود نے روزگارِ فقیر کی اقبالیاتی ادب میں اہمیت و وقعت کے حوالے سے لکھا ہے۔ماہنامہ ادبی دنیا اردو کے ان چند رسائل میں سے ایک ہے جنھوں نے ادبی دنیا میں ایک خاص مقام حاصل کیا۔مولانا صلاح الدین احمد کی اردو ادب کے حوالے سے کمٹ منٹ شک و شبہ سے بالاتر تھی۔انھوں نے اس ادبی پلیٹ فارم کو اردو کی ترویج کے لیے خوب استعمال کیا۔نصیر احمد نے سمیرا اعجاز کے اشتراک سے تحریر کردہ مقالے میں اردو کے فروغ میں ادبی دنیا کے کردار کو موضوعِ بحث بنایا ہے۔

ہم **اورینٹل کالج میگزین** کے اس تازہ شمارے کے مشمولات کا مختصر تعارف کرواتے ہوئے آپ کو دعوتِ مطالعہ دیتے ہیں۔

محمد فخر الحق نوری

(مدیرِ اعلیٰ)